



## سوال

عیب دار چیز کو بیچنا جائز نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سبزی کاٹا جڑوں، میرا ایک شرکت دار بھی ہے جس نے ایک ہزار کلو میٹر کی مسافت سے چالیس قنطار زرد آلو خریدے اور جب یہ چھوٹے دکاندار کو بیچنے جانے لگے تو معلوم ہوا کہ یہ خراب ہیں، ان کو کھڑا لگا ہوا ہے اور یہ کھانے کے قابل نہیں ہیں۔ چھوٹے دکانداروں کو یہ میں نے بیچے اور مجھے علم نہ تھا کہ ان کو کھڑا لگا ہوا ہے اور کھانے کے قابل نہیں ہیں۔ میرا ساتھی جو انہیں خرید کر لایا تھا اسے اس کا اسی وقت علم ہو گیا تھا جب اس نے انہیں اپنے سٹور میں رکھا تھا لیکن اس نے مجھے نہیں بتایا کہ یہ سال مال خراب ہے، ہاں البتہ یہ کہا کہ چند دانوں میں کھڑے ہیں۔۔۔ تو اس کے بیچنے کے بارے میں کیا حکم شریعت ہے؟ ان چھوٹے دکانداروں کے بارے میں کیا حکم ہے جن کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ مال خراب ہے اور انہوں نے پھر بھی اسے بیچ دیا؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عیب دار چیز کو اس کے عیب کے بتانے بغیر بیچنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ تو اس دھوکا کی ایک قسم ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:

(من غشنا فليس منا) (صحیح مسلم الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غشنا فليس منا ح: 101)

"جو ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

(الایمان بالخیر الم یخرق کان صدقاً وینالو رک لسانی بیسما وان تمادوا کذباً محنت بکذیبسما) (صحیح البخاری المبرح باب اذا بین الایمان ح: 2079 و صحیح مسلم المبرح باب الصدق فی الایمان ح: 1532)

"بیچ کرنے والے دونوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ الگ نہ ہوں۔ اگر وہ بیچ بولیں اور ہر چیز واضح کر دیں تو ان کی بیچ میں برکت ہوگی اور اگر وہ چھپائیں اور چھوٹ بولیں تو ان کی بیچ کی برکت ختم ہو جائے گی۔"

جو شخص دھوکا دے اور عیب دار چیز کو صحیح چیز کے بھانپنے سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کرنی چاہیے، اسے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کا حق واپس کر کے صلح کر لینی چاہیے۔



محدث فتویٰ والدراسات العلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتویٰ کیٹی